مسیح میں نئی زندگی: طاقتور مسیحی زندگی گزارنے کی بنیادیں۔

سیشن پانچ

خدا آپ کو برکت دے اور مسیح میں نئی زندگی، طاقتور مسیحی زندگی کے بنیادی اصولوں کے سیشن 5 میں خوش آمدید۔ سیشن 5 ہماری کلاس کے ایک نئے حصے کا آغاز کرتا ہے جسے ہم نے کلامِ خدا کو درست طریقے سے سنبھالنا کہا ہے۔ یہ جملہ، درست طریقے سے سنبھالنا، براہ راست صحیفوں سے آیا ہے۔ ہم اسے اس سیشن میں دیکھیں گے۔ چونکہ کلامِ خدا کامل ہے، اسے بہت درستگی کے ساتھ سنبھالنا چاہئے۔

بائبل ہمیں "کلام کے کارکن" کہتی ہے۔ ہم نے اسے نہیں لکھا، لیکن نہ ہی ہم اس کے ناقد ہیں، اور نہ ہی ہم اس کے بارے میں غیر فعال ہیں۔ بائبل کہتی ہے کہ ہمیں کارکن ہونا چاہئے، اور یہ ممکن ہے کہ ہم کلام کے کارکن بننا سیکھیں اور خدا کے وہاں موجود سچائی کے عظیم جواہر کو دریافت کریں۔ آپ نے شاید سنا ہو کہ بائبل تضادات سے بھری ہوئی ہے، اور آپ کو لگتا ہو کہ بائبل ایک بہت مشکل، پیچیدہ اور خوفناک کتاب ہے۔ آپ جانتے ہیں، کلامِ خدا میں کچھ مشکل علاقے ہیں– اس میں کوئی شک نہیں۔ لیکن بائبل کا بیشتر حصہ پڑھنے میں آسان اور سمجھنے میں آسان ہے، اور جو فوراً واضح نہیں ہوتا اسے کلام کے کارکن بننے کا طریقہ سیکھ کر دریافت اور آشکار کیا جا سکتا ہے۔ کلاس کے اس حصے میں، ہم کلامِ خدا کی درست تشریح کے لئے چابیوں اور اصولوں کے بارے میں بات کریں گے۔

یہ ضروری ہے کہ ہم کلام کے کارکن ہوں، اور صحیفوں کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے محنت کی ضرورت ہے۔ اب، بائبل کی کچھ چیزیں بہت آسان ہیں، اور یہ جاننا بھی اہم ہے۔ مثال کے طور پر، اگر آپ، ایک بالکل نئے مسیحی کے طور پر، کلامِ خدا پڑھنا شروع کرتے ہیں، اور آپ پڑھتے ہیں، "چوری نہ کرو،" یہ سمجھنا بہت آسان ہے– اسے عملی جامہ پہنانا بہت آسان ہے۔ خدا کی بہت سی چیزیں سمجھنے اور عمل کرنے میں آسان ہیں۔ لیکن کلامِ خدا سے کچھ چیزیں ایسی ہیں جو ہم آسانی سے نہیں سمجھ پاتے۔ کلامِ خدا کے قریب آنے کے لئے ہمیں جو چیز درکار ہے وہ اس کے تئیں مناسب رویہ ہے۔

میں کئی سالوں سے مسیحی دنیا میں ہوں، اور ایک چیز جو میں نے نوٹ کی ہے وہ یہ ہے کہ لوگ کبھی کبھار کہتے ہیں، "ٹھیک ہے، آپ اسے اس طرح کر سکتے ہیں یا اس طرح کر سکتے ہیں۔ جو آپ کرنا چاہتے ہیں وہ خدا کے لئے ٹھیک ہے۔" شاید آپ نے بھی یہ سنا ہو۔ اگرچہ یہ عام طور پر سڑکوں پر سنا جا سکتا ہے، لیکن یہ بالکل وہی نہیں ہے جو خدا کہتا ہے۔

ہم رومیوں 1:20 میں پڑھتے ہیں:

رومیوں 1:20

کیونکہ دنیا کی تخلیق سے خدا کی غیبی صفات یعنی اس کی ابدی طاقت اور الٰہی فطرت واضح طور پر دیکھی گئی ہیں، جو بنائی گئی چیزوں سے سمجھی جاتی ہیں، تاکہ انسان بغیر عذر کے ہوں۔

آیئے اس آیت کو دوبارہ دیکھیں، کیونکہ یہ اہم ہے۔ ہم پڑھتے ہیں کہ خدا کی غیبی صفات واضح طور پر دیکھی گئی ہیں اور انہیں بنائی گئی چیزوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ہم اپنے ارد گرد کی دنیا کو دیکھ سکتے ہیں؛ ہم خدا کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھ سکتے ہیں، اور خدا کے بارے میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، آپ کے گھر میں شاید کوئی پودا ہو، یا آپ کے صحن میں، یا پارک میں کوئی پودا ہو۔ اسے پانی دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر آپ اس پر پانی کے علاوہ کچھ اور ڈالیں، جیسے پٹرول، امونیا، یا برتن دھونے کا صابن، تو وہ پودا مر جائے گا۔

مادی دنیا میں، ایک شخص ڈاکٹر بننے کے لئے برسوں تک تربیت حاصل کرتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اگر وہ غلط دوا دے تو کوئی مر سکتا ہے۔ سوچیں کہ ایک سائنسدان کسی کو چاند پر بھیجنے کے لئے کتنا عرصہ پڑھتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اگر وہ حساب درست نہ کرے تو وہ اسے خلا میں بھیج دے گا۔ وہ چاند کو چھوڑ کر آگے بڑھتا جائے گا۔ "اوہ، ایک اور خلاباز چلا گیا۔ معاف کیجئے گا۔" نہیں، ہم مادی دنیا میں اسے واضح طور پر سمجھتے ہیں، آپ چیزوں کو ایک خاص طریقے سے کرتے ہیں۔ گاڑی میں، آپ اپنے پٹرول ٹینک میں کیا ڈالتے ہیں؟ پٹرول۔ اب، اگر آپ اپنے پٹرول ٹینک میں پانی ڈال سکتے تو یہ بہت سستا ہوتا۔ اگر آپ اپنے گھر کے

کچھ کیمیکلز اپنے پٹرول ٹینک میں ڈال سکتے تو یہ اور بھی سستا ہوتا۔ لیکن آپ نہیں کر سکتے۔ کیوں؟ ہم سمجھتے ہیں کیوں۔ یہ کام نہیں کرے گا۔ بات یہ ہے کہ جس خدا نے مادی دنیا کو بنایا، اسی نے روحانی دنیا کو بھی بنایا۔ ہم مادی دنیا کے ساتھ بہت درست ہوتے ہیں۔ ہم اپنی لی جانے والی دواؤں کے بارے میں درست ہوتے ہیں؛ ہم پٹرول کے بارے میں درست ہوتے ہیں؛ ہم اپنے ریاضیاتی حسابات کے بارے میں درست ہوتے ہیں۔ پھر بھی وہی لوگ جو ان چیزوں کے بارے میں درست ہوتے ہیں، سوچتے ہیں، "ٹھیک ہے، خدا کے بارے میں جو چاہے یقین کر لو، ٹھیک ہے۔" میرے دوستو، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ آپ اپنے پٹرول ٹینک میں جو چاہے نہیں ڈال سکتے، جب تک کہ وہ پٹرول نہ ہو۔ خدا کے ساتھ بھی یہی بات ہے۔ خدا کو جاننے اور اس کی اطاعت کرنے کا ایک صحیح طریقہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہمیں کلامِ خدا کے کارکن ہونا چاہئے، کیونکہ اسے صحیح طریقے سے کرنے کے طریقے ہیں اور غلط طریقے سے کرنے کے طریقے ہیں۔ صحیح طریقے برکت ہیں اور غلط طریقے ہمیں مشکلات میں لے جائیں گے۔

میں ہوسیع، باب 4 کی طرف جانا چاہوں گا۔ ہوسیع کی کتاب عہد نامہ قدیم میں دانی ایل کے بعد واقع ہے۔

ہوسیع 4:6

... میری قوم علم کی کمی سے تباہ ہوتی ہے ...

ٹھیک ہے، یہ طبعیات یا سائنس کے علم کی کمی نہیں ہے۔ لوگ خدا کے بارے میں علم کی کمی کی وجہ سے تباہ ہوتے ہیں۔ ہم وہ علم کلامِ خدا سے سیکھیں گے۔ اسے صحیح طور پر سمجھنے کے لئے، ہمیں چابیوں اور اصولوں کی ضرورت ہے تاکہ ہم اسے درست طریقے سے سنبھال سکیں۔

:اس سے بھی بدتر، ہوسیع 4:6 آگے کہتا ہے

... میری قوم علم کی کمی سے تباہ ہوتی ہے۔ کیونکہ تم نے علم کو مسترد کیا ...

بدقسمتی سے، اور افسوس کے ساتھ، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ بائبل کو سچائی کے سرچشمے کے طور پر مسترد کر دیتے ہیں۔ کلامِ خدا کے کارکنوں کے طور پر، ہمارا رویہ یہ ہونا چاہئے کہ بائبل خدا کا کلام ہے۔ بائبل سچائی ہے۔ بائبل میں جوابات ہیں، اور میں وہ جوابات تلاش کر سکتا ہوں۔

:اپنی بائبلوں میں 2 تیمتھیس 2:15 کی طرف جائیں

2 تیمتھیس 2:15

اپنی پوری کوشش کرو کہ تم خدا کے سامنے ایک منظور شدہ کارکن کے طور پر پیش ہو، جو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہ رکھتا ہو اور جو کلامِ حق کو درست طریقے سے سنبھالتا ہو۔

اس آیت کے بارے میں میں دو نکات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک یہ کہ اپنی پوری کوشش کرو۔ ہم کلامِ خدا کے کارکن ہیں اور خدا ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم اس میں کچھ کوشش کریں۔ وہ ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم اپنی پوری کوشش کریں، محنت کریں، کلامِ حق کو سمجھنے اور درست طریقے سے سنبھالنے میں کوشش کریں۔ دوسرا نکتہ جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سچائی کو درست طریقے سے سنبھالنے کا ایک طریقہ ہے۔ یہ ہمارے دور میں شاید بہت مقبول خیال نہ ہو۔ یہ خیال کہ بائبل کی درست تشریح ہے شاید ہمارے لئے سب سے زیادہ مقبول نہ ہو، لیکن آپ جانتے ہیں کیا؟ یہ خدا کا کلام ہے، اور وہ واضح کرتا ہے کہ کلام کو درست طریقے سے سنبھالنے کا ایک طریقہ ہے۔

ہم یہ انجیل متی میں بھی دیکھیں گے۔ متی باب 22 کی طرف جائیں۔ یسوع کا ایک گروہ سے سامنا کیا جا رہا ہے اور مخالفت کی جا رہی ہے جنہیں صدوقی کہا جاتا ہے۔

متی 22:29

یسوع نے جواب دیا کہ تم غلطی پر ہو کیونکہ تم نہ صحیفوں کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو۔

اس نے کتنی صراحت سے اسے واضح کیا۔ "تم غلطی پر ہو۔" آپ دیکھتے ہیں، آپ یا تو غلطی پر ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ یہ ممکن ہے کہ غلطی پر نہ ہوں۔ صحیفوں اور خدا کی قدرت کو جاننا ممکن ہے اور اسی بارے میں یہ سیشن ہے- سچائی کو سمجھنے کے اہم نکات کی تعلیم۔ سچائی اور غلطی میں فرق ہے، اور ہم اسے جان سکتے ہیں۔ بائبل اندازہ نہیں ہے؛ یہ محنت ہے۔

ہمیں کلامِ خدا پر محنت کرنی چاہیئے جب تک کہ یہ ایک ساتھ نہ جڑ جائے تاکہ ہم صحیفوں اور خدا کی قدرت کو جان سکیں۔ آپ جانتے ہیں، دنیاوی دنیا میں، ہم اسے تحقیق، سائنس، آثارِ قدیمہ، یا حیاتیات میں سمجھتے ہیں، ہر ایک نظم و ضبط کا تقاضا کرتا ہے۔ سائنسی طریقہ سب سے پہلے ایک مفروضے کی تشکیل کا مطالبہ کرتا ہے؛ پھر کنٹرول شدہ تجربات کا انتظام اور آخر میں ایک نتیجہ اخذ کرنا جو یا تو مفروضے کی حمایت کرتا ہے یا اسے مسترد کرتا ہے۔ ایک ایماندار محقق تجربات کے نتائج کو دیکھنے اور مفروضے کو ترک کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اگر وہ درست نہ ہو۔

لیکن، کسی طرح، جب بات روحانی زندگی کی آتی ہے، ہم فروض یا قیاس آرائیوں کو قبول کرنے سے مطمئن نظر آتے ہیں بجائے اس کے کہ بائبل کو اسی طرح سے دیکھیں جیسے ہم دوسری تحقیق کو دیکھتے ہیں-ایک نظم و ضبط کے طور پر، مخصوص اہم نکات اور اصولوں کے ساتھ جن کی پیروی کی جا سکتی ہے اور ان پر عمل کیا جا سکتا ہے۔

کلامِ خدا کے کارکنوں کے طور پر، ہمیں ایماندار محقق ہونا چاہیئے اور روایات، قیاس آرائیوں اور تخمینوں کو ایک طرف رکھنے کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔

متی 1:15-3 میں، ہم ہمارے خداوند اور نجات دہندہ کا روایات کے بارے میں ایک عظیم بیان پڑھتے ہیں۔

متی 1:15-3

تب کچھ فریسی اور علماء یروشلیم سے یسوع کے پاس آئے اور پوچھا، "تمہارے شاگرد بزرگوں کی روایت کیوں توڑتے ہیں؟ وہ کھانے سے پہلے ہاتھ نہیں دھوتے!" اور یسوع نے جواب دیا، "اور تم اپنی روایت کے لئے خدا کے حکم کو کیوں توڑتے ہو؟"

ہم خدا کے احکام کو روایت کے لئے نہیں توڑنا چاہتے۔ جیسے جیسے ہم اس کلاس میں آگے بڑھیں گے، آپ کچھ ایسی تعلیمات سن سکتے ہیں جو آپ کو سکھائی گئی کچھ روایات کے خلاف ہوں۔ میں آپ سے بس یہ درخواست کروں گا کہ کارکن بنیں۔ صحیفوں کی تلاش کریں۔ ہم جو اہم نکات اور اصول سکھائیں گے انہیں استعمال کریں تاکہ آپ خود ان چیزوں کی تحقیق کریں۔ لیکن ایک ایماندار کارکن بنیں، اور روایت کو ایک طرف رکھنے کے لئے تیار رہیں۔

کلام کے کارکنوں کے طور پر، ہمیں کچھ جاننا چاہیئے کہ کارکن ہونے کے بارے میں کیا ہے، اور وہ یہ ہے کہ یہ صرف علمی مطالعہ نہیں ہے۔ کلام پر محنت کرنا دعا، ایمانداری، محنتی علمی کام اور عمل کا مجموعہ ہے۔ میں اپنی زندگی سے جانتا ہوں کہ برسوں تک ایسی چیزیں تھیں جو مجھے صحیفوں کے بارے میں سمجھ نہیں آتی تھیں، لیکن جب میں نے خدا کے کہے ہوئے کام شروع کئے، تو دیکھئے، سمجھ آ گئی۔ مجھے یہ سیکھنے کے برسوں بعد معلوم ہوا کہ میں نے اسے صحیفوں میں دیکھا۔ آپ جانتے ہیں، بائبل ایک دلچسپ کتاب ہے۔ آپ اسے برسوں تک پڑھ سکتے ہیں، جب اچانک آپ ایک آیت پر آتے ہیں اور سوچتے ہیں، "یہ کہاں سے آئی؟ میں برسوں سے یہ پڑھ رہا ہوں اور اسے پہلے نہیں دیکھا۔" میرے ساتھ بھی ایسا ہی تھا جب میں نے یوحنا باب 7 پڑھا۔ یسوع سے اس کی تعلیم پر سوال اٹھایا جا رہا تھا، اور اس نے صحیفوں کو سمجھنے کی ایک بہت عملی اہم نکتہ دیا۔

یوحنا 7:17

جو کوئی خدا کی مرضی پر عمل کرنے کا انتخاب کرتا ہے وہ جان لے گا کہ میری تعلیم خدا کی طرف سے ہے یا میں اپنی طرف سے بولتا ہوں۔

لہذا، کلامِ خدا کے کارکن کے طور پر، کلام پر محنت کرنے کا ایک عظیم اہم نکتہ یہ ہے کہ ہم جو پڑھ رہے ہیں اس پر عمل کریں۔ مثال کے طور پر، اگر کوئی میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے، "یُوحنّا، میں دعا کو سمجھنا چاہتا ہوں۔" میں اس شخص کو بتاؤں گا کہ اسے یقیناً کلامِ خدا کا مطالعہ کرنا چاہیئے؛ دعا کے مختلف الفاظ پڑھیں؛ صحیفوں میں دعاؤں کو پڑھیں؛ لیکن میں اسے یہ بھی بتاؤں گا کہ دعا کرو، کیونکہ دعا کرنے سے تم دعا کے بارے میں بہت کچھ سمجھو گے۔ اگر تم دینے کے بارے میں سیکھنا چاہتے ہو، تو کلامِ خدا میں دینے کا علمی مطالعہ ہے، لیکن دینے کا وہ حصہ جو تم علمی مطالعے سے نہیں سیکھو گے؛ وہ حصہ جو تمہیں عمل کر کے سیکھنا ہوگا۔ اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ اگر تم کسی شکی یا متشکک سے نمٹ رہے ہو، یا اگر تم خود شکی یا متشکک ہو، تو جان لو، خدا خدا ہے۔ خدا دکان کی کھڑکی میں رکھے ہوئے لباس کی طرح نہیں ہے جس کے پاس ہم جاتے ہیں اور غور کرتے ہیں۔ ہم کھڑکی کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور کھڑکی کی خریداری کرتے ہیں۔ "شاید میں یہ خریدوں، شاید نہ خریدوں۔" ہم جانچتے ہیں، ہم فاصلے سے دیکھتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں کہ کوئی چیز ہمارے لئے کافی اچھی ہے یا نہیں۔ ٹھیک ہے، ہم خدا نہیں ہیں؛ ہم نے قواعد نہیں بنائے۔ خدا خدا ہے۔ وہ شکی یا متشکک کے لئے ظاہر نہیں ہوگا۔ لیکن، شکر ہے، یہ ہم میں سے ان لوگوں پر اعمال نہیں ہوتا جو اس کلاس میں ہیں۔ ہم یہاں ہیں کیونکہ ہم کلامِ خدا کی سچائی کو جاننا چاہتے ہیں۔ کلام کے کارکن ہونے کا ایک عظیم اہم نکتہ یہ ہے کہ اگر ہم خدا کے کہے ہوئے پر عمل کریں۔ ہم چلتے چلتے سیکھتے ہیں۔

1 کرنتھیوں 2:14

وہ شخص جو روح کے بغیر ہے خدا کی روح سے آنے والی چیزوں کو قبول نہیں کرتا، کیونکہ وہ اس کے لئے بیوقوفی ہیں، اور وہ انہیں سمجھ نہیں سکتا، کیونکہ وہ روحانی طور پر سمجھا جاتا ہے۔

لہذا، جب تم غیر ایمان والوں، شکیوں یا متشککوں کے ساتھ ہو، نرم مزاج ہو، محبت کرنے والے ہو، مہربان ہو، سمجھنے والے ہو۔ یہ تمہاری شاندار علمی پیشکش نہیں ہے جو انہیں نئے سرے سے پیدا ہونے (بپتسمہ لینے) پر مجبور کرے گی۔ یہ خداوند یسوع مسیح کی محبت، ان کی قربانی اور ان کے دینے کے بارے میں بات کرنا ہوگا، اور

لوگوں کو صحیفوں کی کچھ عظیم، بنیادی سچائیوں کو دیکھنے کی طرف لے جانا ہوگا۔ کلامِ خدا کے کارکنوں کے طور پر، ہمیں ان سچائیوں کو دیکھنے اور پیش کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

کلامِ خدا کے کارکن ہونے کے سلسلے میں، میں امثال کی کتاب میں چند آیات شیئر کرنا چاہتا ہوں، امثال 2:2-5۔ یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ ہمیں بصیرت کے لئے پکارنا چاہیے اور کلامِ خدا کے بعد تلاش کرنی چاہیے۔

امثال 2:2-5

اپنے کان حکمت کی طرف موڑنا اور اپنا دل سمجھ کی طرف لگانا، اور اگر تم بصیرت کے لئے پکارو، اور سمجھ کے لئے بلند آواز سے پکارو۔ اور اگر تم اسے چاندی کی طرح تلاش کرو اور اسے چھپے ہوئے خزانے کی طرح ڈھونڈو، تو تم خداوند کا خوف سمجھو گے اور خدا کے علم کو پاؤ گے۔

کیا شاندار وعدہ ہے: اگر ہم محنت سے تلاش کریں، تو ہم سمجھ تک پہنچیں گے۔

امثال 25 میں سچائی کی تلاش کرنے والے ہونے کے بارے میں ایک اور شاندار آیت ہے۔

امثال 25:2

خدا کی عظمت یہ ہے کہ وہ چیز کو چھپائے: لیکن بادشاہوں کی عزت یہ ہے کہ وہ معاملے کی تلاش کریں۔

یہ کس بارے میں بات کر رہا ہے؟ کیا خدا جان بوجھ کر ہم سے چھپ رہا ہے تاکہ ہم صرف الجھن کی دنیا میں رہیں؟ بالکل نہیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی تلاش کریں۔ وہ اپنے کلام کے ذریعے خود کو ظاہر کرنے کے لئے تیار ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم تلاش کریں۔ بادشاہوں کی عزت یہ ہے کہ وہ کسی معاملے کی تلاش کریں اور خداا اور اس کی سچائی کو جانیں۔

کلامِ خدا کے کارکن ہونے کے بارے میں ایک اور اہم نکتہ۔ یہ اس سلسلے میں ہے کہ "کچھ لوگ اسے سمجھ لیتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھ پاتے؟" میں چاہتا ہوں کہ آپ متی باب 13 کی طرف جائیں۔ یہاں، شاگرد یسوع سے پوچھ رہے ہیں کہ وہ لوگوں سے تمثیلات میں کیوں بولتا ہے۔

متی13:10

شاگرد اس کے پاس آئے اور پوچھا، تم لوگوں سے تمثیلات میں کیوں بولتے ہو؟ اور اس نے جواب دیا، آسمانی بادشاہی کے راز کا علم تمہیں دیا گیا ہے لیکن انہیں نہیں۔

وہ کس سے بات کر رہا ہے؟ ٹھیک ہے، وہ شاگردوں سے بات کر رہا ہے۔ شاگرد ایک نظم و ضبط والا پیروکار ہے، ایک تلاش کرنے والا، ایک ڈھونڈنے والا۔ جنہوں نے تلاش کیا، جن کے سننے کے لئے کان تھے، یسوع نے کہا، "تمہارے لئے میں اسے صاف صاف بیان کرتا ہوں، آسمانی بادشاہی کے راز کا علم میں تمہیں دیتا ہوں۔ لیکن باقی سب کے لئے جو باہر کناروں پر ہیں، ہجوم اور بھیڑ کے لئے، ان سے میں تمثیلات میں بولتا ہوں۔"

مرقس کی انجیل اسی سچائی کو دہراتی ہے۔ اگر آپ مرقس 4:33 کی طرف جائیں، تو وہ کہتا ہے:

مرقس4:33-34

اسی طرح کی بہت سی تمثیلات کے ساتھ یسوع نے ان سے کلام کیا، جتنا وہ سمجھ سکتے تھے۔ اس نے ان سے بغیر تمثیل کے کچھ نہیں کہا۔ لیکن جب وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ اکیلا تھا، اس نے سب کچھ سمجھایا۔

شاگرد نظم وضبط والے پیروکار تھے؛ وہ سچائی کے طالب تھے۔ میں سچائی کا طالب بننا چاہتا ہوں۔ میں پکارنا چاہتا ہوں اور جانتا ہوں کہ خدا میری سمجھ کو اپنی سچائی سے بھر دے گا، اور میں جانتا ہوں کہ آپ بھی یہی چاہتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے "کلامِ خدا کے کارکن" کے موضوع کو مکمل کر لیا ہے۔ کیونکہ کلامِ خدا کامل ہے، اسے بہت درستگی کے ساتھ سنبھالنا چاہئے، اور یہ کہ، چونکہ کلام اور روحانی چیزیں مادی دنیا کی عکسی تصویر ہیں، ہم جانتے ہیں کہ انہیں ایک خاص درستگی اور صحت کے ساتھ سنبھالنا چاہئے، اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ خدا ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں کلامِ خدا کو درست طریقے سے سنبھالنا چاہئے۔ آپ یسوع مسیح سے زیادہ ایماندار نہیں ہو سکتے جب وہ سدوقیوں سے بات کر رہے تھے، کیا آپ؟ "تم غلطی پر ہو، کیونکہ تم صحیفوں کو نہیں جانتے۔" یہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمیں کارکن ہونے کی ضرورت ہے۔

اب میں جو کرنا چاہتا ہوں، جیسے ہی ہم اس سیشن کو ختم کرتے ہیں اور اگلی کئی سیشنز کی طرف بڑھتے ہیں، وہ یہ ہے کہ کلام پر محنت کرنے کے کچھ اہم نکات آپ کو دینا شروع کروں۔ کلامِ خدا کامل ہے، پھر بھی صحیفوں میں کچھ ظاہری تضادات ہیں۔ یہ سچے تضادات نہیں ہیں۔ خدا کی طرف سے سانس دیئے گئے اصل میں کوئی تضادات نہیں تھے، لیکن ہم جو تراجم پڑھتے ہیں ان میں کچھ ظاہری تضادات ہیں۔ ہم اس بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں کہ ان حالات میں کلامِ خدا کی سچائی کو کیسے دریافت کیا جائے۔

سب سے پہلی چیز جو ہم سیکھیں گے وہ یہ ہے کہ غلط تعبیریں اور ظاہری تضادات کے تین ذرائع ہیں۔ یہ ہیں:

- ہماری اپنی سمجھ میں غلطیاں؛
- ترجمے میں غلطیاں؛
- انتقال میں غلطیاں۔

اب، سمجھ میں غلطی۔ آپ جانتے ہیں سمجھ کیا ہے؛ یہ وہی ہے جو آپ سمجھتے ہیں؛ ترجمے کی غلطی تب ہوتی ہے جب عبرانی یا یونانی کا صحیح ترجمہ نہ کیا جائے؛ اور انتقال کی غلطی تب ہوتی ہے جب صدیوں تک متن کی نقل عبرانی سے عبرانی اور یونانی سے یونانی میں کی جاتی ہے۔ جب نقل میں غلطیاں ہوتی ہیں، تو یہ انتقال کی غلطی ہوتی ہے۔ لہذا، اگر بائبل میں غلط تعبیریں اور ظاہری تضادات ہیں، تو وہ ہماری اپنی سمجھ، ترجمے یا انتقال سے پیدا ہوتے ہیں۔

اب ہم ایک لمحے کے لئے رکیں گے اور اپنی سمجھ میں غلطیوں کے موضوع پر بات کریں گے۔ یہ چھ ذرائع سے آتی ہیں۔ ہماری سمجھ میں غلطیاں تب ہوتی ہیں جب:

ہم آیت کو غلط سمجھتے ہیں۔ ہم اسے پڑھتے ہیں، لیکن بس غلط سمجھتے ہیں۔

ہم سیاق و سباق کو سمجھنے میں ناکام ہوتے ہیں۔ سیاق و سباق کو غلط سمجھنا سمجھ میں غلطیوں کی ایک بڑی وجہ ہے۔

ہم صحیفوں میں موضوع کی سمجھ کی وسعت کو نہیں سمجھتے۔ سمجھ کی وسعت کیا ہے؟ دعا کو مثال کے طور پر لیں۔ بائبل میں کوئی ایک حصہ نہیں ہے جو دعا کے بارے میں سب کچھ بتاتا ہو، جیسے آپ انسائیکلوپیڈیا میں پائیں گے۔ دعا کے بارے میں بائبل بھر میں بات کی گئی ہے۔ دعا کے بارے میں سب کچھ جاننے کے لئے بہت ساری جگہوں سے ٹکڑوں کو سمجھنا پڑتا ہے۔ صحیفوں کی وسعت کو سمجھ کی وسعت کہا جاتا ہے۔ ہمیں سمجھ کی وسعت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ہم بائبل کے زمانے کی رسوم ورواج کو نہیں سمجھتے۔ رسوم ورواج بدل گئے ہیں۔ بائبلی رسوم ورواج کو نہ سمجھنا ظاہری تضادات کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔

ہم بائبل میں استعمال ہونے والے بیان کے انداز کو نہیں جانتے۔ بائبل میں تکنیکی بیان کے انداز استعمال ہوتے ہیں اور ہمیں انہیں سمجھنے کی ضرورت ہے۔

آخر میں، ہم انتظامی ادوار کو نہیں سمجھتے۔ ہم آئندہ سیشنز میں اس پر تفصیل سے بات کریں گے، لیکن ہمیں بائبل کے انتظامی ادوار اور اس کے مختلف حصوں کے مخاطب کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

یہ سب سمجھ میں غلطیاں ہیں۔

اب، آیت کو سمجھنے کے بارے میں، آیئے ایک مثال پر بات کریں جہاں لوگوں نے آیت کو غلط سمجھا۔ اگر آپ کو کلاس کے سیشن ایک سے یاد ہو، تو میں نے ذکر کیا تھا کہ کشتی پر سات جوڑے پاک جانور چڑھے تھے، اور میں نے نوٹ کیا تھا کہ ریاستہائے متحدہ میں عام آدمی، جب پوچھا جائے، تو کہے گا کہ دو جانور-مثال کے طور پر دو بھیڑیں-نوح کی کشتی پر چڑھی تھیں۔ اگر ہمیں صحیفوں میں ظاہری تضادات سے بچنا ہے، تو ہمیں جو لکھا ہے اسے پڑھنا، اسے سمجھنا، اس پر توجہ دینا، اور اس سے سچائی حاصل کرنا سیکھنا ہوگا۔

پیدائش 1:7-2

تب خداوند نے نوح سے کہا، "تو اور تیرا سارا خاندان کشتی میں جا، کیونکہ میں نے اس نسل میں تجھے صادق پایا ہے۔ ہر قسم کے پاک جانور کے سات جوڑے، نر اور اس کی مادہ، اور ہر قسم کے ناپاک جانور کے دو جوڑے، نر اور اس کی مادہ، اور ہر قسم کے پرندوں کے سات جوڑے بھی اپنے ساتھ لے جا۔"

اگر آپ اب سوچ رہے ہیں، "ارے، یہ کیا ہے؟"-اسے ظاہری تضاد کہا جاتا ہے جو غلط فہمی یا غلط تعبیر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ عام طور پر سکھایا جاتا ہے کہ نوح کی کشتی پر صرف دو بھیڑیں چڑھیں، لیکن بائبل یہاں آیت 2 میں واضح طور پر کہتی ہے، "سات جوڑے اپنے ساتھ لے جا۔"

ویسے، اگر آپ نیو انٹرنیشنل ترجمہ پڑھ رہے ہیں، تو لفظ سات کے بعد ایک چھوٹا سا حرف ہوگا، اور اگر آپ صفحے کے نیچے دیکھیں گے، تو آپ کو ایک چھوٹا سا نوٹ ملے گا جو کہتا ہے، "یا سات جوڑے۔" ایمپلیفائیڈ

ترجمہ اس آیت کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ یہ کہتا ہے، "ہر پاک جانور کے، تم سات جوڑے قبول کروگے اور اپنے ساتھ لے جاؤگے۔" میرے دوستو، یہ بالکل وہی ہے جیسے عبرانی کی تعبیر کی جانی چاہئے۔ عبرانی اصل میں لکھتا ہے، "ہر پاک جانور کے سات، سات اپنے ساتھ لے جا۔" سات نر اور سات مادہ لے جا۔ تو، یہ آپ کے لئے بہت واضح ہونا چاہئے۔

یہاں اپنی انگلی رکھیں اور باب 8:18 کی طرف جائیں، یہ کہتا ہے:

پیدائش 8:18-20

چنانچہ نوح اپنے بیٹوں اور اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ باہر نکلا۔ اور سب جانور، سب رینگنے والے جاندار، اور سب پرندے، جو کچھ زمین پر چلتا پھرتا ہے، وہ سب اپنی اپنی قسم کے مطابق کشتی سے باہر نکلے۔ تب نوح نے خداوند کے لئے ایک قربان گاہ بنائی، اور سب پاک جانوروں اور پاک پرندوں میں سے کچھ لے کر اس پر سوختنی نذریں چڑھائیں۔

اب ذرا رکیں۔ اگر اس نے کشتی پر دو جانور لئے، لیکن جب وہ کشتی سے اترتا ہے، تو وہ ایک کو مار دیتا ہے، تو وہ اس نسل کا خاتمہ ہوتا۔ ہم اس آیت سے جانتے ہیں کہ نوح کو پاک جانوروں کے ایک نر اور ایک مادہ سے زیادہ لینا پڑا، ورنہ دنیا کے پاک جانور ختم ہو جاتے۔ یہ دوبارہ ظاہری تضاد پیدا کرتا ہے۔ اگر اس نے صرف دو لئے، پھر ایک کو مار دیا، پھر بھی ہمارے پاس وہ موجود ہیں، تو یہ ظاہری تضاد ہوگا۔ لوگ دو کیوں کہتے ہیں؟ کیونکہ پیدائش 6:20 میں، خدا کہتا ہے، "ہر قسم کے پرندوں کے دو، ہر قسم کے جانوروں کے دو، اور ہر قسم کے رینگنے والے جاندار کے دو تیرے پاس آئیں گے۔" دو کہنے سے، خدا کا مطلب جوڑے ہیں۔ جوڑے۔ آپ کے پاس کشتی پر 14 نر بھیڑیں نہیں ہوں گی۔ آپ کے پاس جوڑے ہوں گے۔ اور یہی بات ہے جب وہ پیدائش 7:2 میں کہتا ہے، "ہر قسم کے پاک جانور کے سات جوڑے، نر اور اس کی مادہ اپنے ساتھ لے جا۔" اور اس طرح، میرے دوستو، یہ صرف ایک مثال ہے کہ ہماری سمجھ میں ظاہری تضاد کیسے ہو سکتا ہے۔ ہمیں بس وہی پڑھنا ہے جو لکھا ہے اور اس پر واضح ہونا ہے۔

اپنی بائبل کو خروج باب 2 کی طرف کھولیں۔ یہ ایک اور زبردست مثال ہے کہ ہماری سمجھ میں غلطیاں اسی آیت میں ہو سکتی ہیں جو ہم پڑھ رہے ہیں۔ ہم موسیٰ کی پیدائش کی اس کہانی کو دیکھیں گے اور یہ سمجھیں گے کہ کلامِ خدا میں جو لکھا ہے اسے سمجھنا کتنا آسان ہے۔

آپ میں سے کتنے لوگوں نے یا تو بائبل کی کہانیوں کی تصویری کتاب میں دیکھا یا سنا ہے کہ موسیٰ کی ماں نے اسے نرسل کی ٹوکری میں رکھا اور نیل کے دریا میں بہا دیا۔ میں نے اس کی تصاویر دیکھی ہیں، جہاں ٹوکری بڑے، چوڑے نیل کے بیچ میں بیٹھی ہوئی ہے، اور موسیٰ بہاؤ کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ آیئے کلامِ خدا کیا کہتا ہے، خروج 2:1 سے شروع کرتے ہیں:

خروج 2:1-8

اب لاوی کے خاندان کے ایک مرد نے ایک لاوی عورت سے شادی کی، اور وہ حاملہ ہوئی اور اس نے ایک بیٹے کو جنم دیا۔ جب اس نے دیکھا کہ وہ ایک خوبصورت بچہ ہے، اس نے اسے تین ماہ تک چھپایا۔ لیکن جب وہ اسے مزید چھپا نہ سکی، اس نے اس کے لئے نرسل کی ٹوکری لی اور اسے تار اور رال سے لیپ کیا۔ پھر اس نے بچے کو اس میں رکھا اور اسے نیل کے کنارے پر نرسلوں کے درمیان رکھ دیا۔ اس کی بہن دور کھڑی ہوئی کہ دیکھے کہ اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ تب فرعون کی بیٹی نیل پر نہانے کے لئے اتری، اور اس کی خدمتگار دریا کے کنارے چل رہی تھیں۔ اس نے نرسلوں کے درمیان ٹوکری دیکھی اور اپنی لونڈی کو بھیجا کہ اسے لے آئے۔ اس نے اسے کھولا اور بچے کو دیکھا۔ وہ رو رہا تھا اور اسے اس پر ترس آیا۔ اس نے کہا، یہ عبرانیوں کے بچوں میں سے ایک ہے۔ تب اس کی بہن نے فرعون کی بیٹی سے پوچھا، کیا میں جا کر کسی عبرانی عورت کو بلا لاؤں جو اس بچے کو دودھ پلائے؟ اس نے جواب دیا، ہاں، جا۔ اور لڑکی گئی اور بچے کی ماں کو لے آئی۔

کلامِ خدا اس معاملے میں کتنا واضح ہے۔ یہ موسیٰ کی ماں کی کوئی خیالی کہانی نہیں تھی کہ اس نے اسے ٹوکری میں رکھ کر دریا میں بہا دیا اور ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔ یہ ایک اچھی طرح سوچی سمجھی حکمت عملی تھی، اور اسے سمجھنا کتنا آسان ہے۔

یہ دو اچھی مثالیں ہیں کہ بائبل کو صرف وہی پڑھ کر سمجھا جائے جو اصل میں لکھا ہے اور مسیحی روایات یا شہری مسیحی افسانوں پر یقین نہ کیا جائے جو صحیفوں کے بارے میں گردش کر رہے ہیں۔

اب ہم نے سمجھ کے بارے میں جو دوسرا نکتہ اٹھایا وہ سیاق و سباق ہے۔ سیاق و سباق ایک بڑا مسئلہ ہے، اور ہمیں کلامِ خدا کو درست طریقے سے تقسیم کرنے، درست طریقے سے سنبھالنے کے بارے میں بات کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم اس سیشن میں اس پر بات شروع کریں گے، اور اگلے سیشن میں اسے جاری رکھیں گے۔ اگر آپ میرے ساتھ پیدائش باب 31 کی طرف جائیں۔ یہ ایک بہت واضح مثال ہے۔ یہ سمجھنا ضروری ہے کہ سیاق و سباق اکثر اہم نکتہ ہوتا ہے۔ مسیحی دنیا میں ایک رجحان ہے جسے ثبوتی اقتباس کہا جاتا ہے۔ ثبوتی اقتباس تب ہوتا ہے جب کوئی شخص ایک آیت یا آیت کا ایک حصہ لیتا ہے اور اسے اس طرح پڑھتا ہے جیسے اسے مکمل اختیار حاصل ہو، جبکہ حقیقت میں وہ اسے سیاق و سباق سے ہٹا کر لیتا ہے۔ جب لوگ مجھ سے کہتے ہیں، "مسیحی اتنے سارے معاملات پر کیوں اختلاف کرتے ہیں؟ آج ریاستہائے متحدہ میں سینکڑوں مسیحی فرقے کیوں ہیں؟"، تو اکثر وجہ یہ ہوتی ہے کہ کسی نے ایک آیت یا آیت کا ایک حصہ لے کر اس سے ایک عقیدہ بنا لیا۔ اگر کوئی شخص بائبل کو اس طرح سنبھالتا ہے، تو وہ بائبل سے تقریباً کچھ بھی کہلوا سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ بائبل حقیقت میں کہتی ہے کہ خدا نہیں ہے۔ اگر آپ زبور 14:1 دیکھیں گے، تو آپ کو الفاظ ملیں گے، "... کوئی خدا نہیں ہے۔" لیکن اگر آپ سیاق و سباق پڑھیں گے، تو یہ کہتا ہے، "بیوقوف اپنے دل میں کہتا ہے، 'کوئی خدا نہیں ہے۔'" یہ نکتہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اگر آپ صحیفوں کو اس کے سیاق و سباق سے الگ پڑھنے کے لئے تیار ہیں، تو اسے بہت سی مختلف چیزیں کہنے کے لئے بنایا جا سکتا ہے۔ اگر ہم کلامِ حق کو درست طریقے سے سنبھالنا چاہتے ہیں اور صدوقیوں کی طرح ہونے سے بچنا چاہتے ہیں، تو سیاق و سباق کو پڑھنا بہت ضروری ہے۔

پیدائش 31:49

اسے مصفا بھی کہا گیا، کیونکہ اس نے کہا، "خداوند ہمارے درمیان نگہبانی کرے جب ہم ایک دوسرے سے دور ہوں۔"

پہلی نظر میں، اگر آپ اس آیت کو سیاق و سباق سے ہٹا کر ثبوتی اقتباس کرتے ہیں، تو یہ بہت اچھا لگتا ہے۔ ہم پڑھتے ہیں، "خداوند ہمارے درمیان نگہبانی کرے جب ہم ایک دوسرے سے دور ہوں"، اور ہم کہتے ہیں، ""یہ زبردست ہے۔

کچھ نیک نیت مسیحیوں نے ایک سکے کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک تعویذ بنایا ہے۔ ایک حصے پر لکھا ہوتا ہے، "خداوند ہمارے درمیان نگہبانی کرے۔" پھر دو لوگ اس کے ایک ایک حصے کو اپنے گلے میں ہار کے طور پر پہنتے ہیں تاکہ یہ ظاہر کریں کہ وہ ایک دوسرے کو یاد کریں گے اور ان کی پرواہ کریں گے جب وہ دور ہوں۔ لیکن اس آیت کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے، ہمیں اسے اس کے سیاق و سباق میں پڑھنا ہوگا۔ اور سیاق و سباق کیا ہے؟ یہ ہے کہ یعقوب اور لابن دشمن تھے۔ یعقوب نے لابن کی دو بیٹیوں سے شادی کی تھی۔ اس نے لیہ سے شادی کی اور پھر راحیل سے شادی کی۔ وقت گزرنے کے ساتھ، لابن اور یعقوب دشمن بن گئے۔ یعقوب لابن کو اس کی بیٹیوں کے ساتھ چھوڑ کر جا رہا تھا اور لابن نے اس کا پیچھا کیا اور اسے پکڑ لیا۔

پیدائش 31:29

لابن نے کہا: میرے پاس تمہیں نقصان پہنچانے کی طاقت ہے۔

اب کیا یہ ایسے دوستوں کی طرح لگتا ہے جو ایک دوسرے سے دور ہونے پر ایک دوسرے کو یاد کریں گے؟ نہیں۔ یہ دونوں دشمن تھے۔ اس نے کہا،

میرے پاس تمہیں نقصان پہنچانے کی طاقت ہے، لیکن کل رات تمہارے باپ کے خدا نے مجھ سے کہا، محتاط رہو کہ یعقوب سے نہ اچھا کہو نہ برا۔ اب تم چلے گئے ہو ...

لابن کہہ رہا ہے کہ میں نے تمہیں نقصان نہ پہنچایا اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ خدا نے مجھ سے بات کی اور مجھے پیچھے ہٹنے کو کہا۔ پھر، اگر آپ آیت 31 دیکھیں، یعقوب نے لابن کو جواب دیا، "میں ڈر گیا تھا۔" تو، لابن کے پاس یعقوب کو نقصان پہنچانے کی طاقت ہے۔ یعقوب ڈر گیا ہے۔ وہ لابن کی بیٹیوں کے ساتھ جا رہا ہے، اور لابن اپنی بیٹیوں کی پرواہ کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ ان کی دیکھ بھال کی جائے۔

پیدائش 31:48-50

لابن نے کہا، "یہ پتھروں کا ڈھیر گواہ ہے۔" اس کا مطلب ہے کہ لابن نے پتھروں کا ایک ڈھیر بنایا، اور وہ پتھروں کا ڈھیر یعقوب کے رہنے کی جگہ کو لابن کے علاقے سے تقسیم کرتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، یہ "ڈھیر" دونوں کے درمیان ایک تقسیم کا نقطہ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ڈھیر آج تمہارے اور میرے درمیان گواہ ہے۔ اسی لئے اسے جلیعد کہا گیا، جس کا مطلب ہے "گواہ"۔ آیت 49 میں، اسے مصفا بھی کہا گیا، جس کا مطلب دوسری زبان میں "گواہ" ہے۔ یہ لفظ "نگہبانی مینار" کے معنی بھی رکھتا ہے، کیونکہ اس نے کہا، خداوند ہمارے درمیان نگہبانی کرے جب ہم ایک دوسرے سے دور ہوں۔

آیت 50 کہتی ہے:

اگر تم میری بیٹیوں کے ساتھ بدسلوکی کرو، یا اگر تم میری بیٹیوں کے علاوہ کوئی اور بیویاں لے لو، چاہے کوئی ہمارے ساتھ نہ ہو، یاد رکھو کہ خدا تمہارے اور میرے درمیان گواہ ہے۔

تو، جب لابن کہتا ہے، خداوند ہمارے درمیان نگہبانی کرے جب ہم ایک دوسرے سے دور ہوں، یہ دعا نہیں ہے، یہ لعنت ہے۔ وہ کہہ رہا ہے، میں وہاں دیکھنے کے لئے نہیں ہو سکتا، لیکن خدا دیکھے گا اور وہ تم پر کوئی شر جو تم میری بیٹیوں کے ساتھ کرو گے اس کا بدلہ لے گا۔ حتیٰ کہ نیو انٹرنیشنل ترجمہ اپنے مطالعاتی نوٹ میں کہتا ہے کہ نام نہاد مصفا دعا، جو سیاق و سباق میں، حقیقت میں ایک لعنت یا مذمت ہے۔ تو، ہم کیا سیکھتے ہیں، میرے دوستو؟ ہم یہاں سیاق و سباق کی ایک مثال دیکھتے ہیں جو ہمیں کلامِ خدا کو درست طریقے سے سنبھالنے کا صحیح طریقہ بتاتی ہے۔ بہت سے ظاہری تضادات کو صحیح طور پر سمجھا جا سکتا ہے اگر ہم سیاق و سباق پڑھیں۔

ہم نئی زندگی مسیح میں سیشن 6 میں سیاق و سباق کے مطالعے کو جاری رکھیں گے۔

خدا آپ کو برکت دے۔